دنیا اور آخرت

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

دنیا ایک بدچلن عورت کی طرح ہے، اُسے جلدی سے نکال دینا چاہیئے۔
انسان ایسی عورت میں دل لگائے اُس میں کیا فائدہ ہو؟

گدھے جیسے لوگ آکر ہمیں پوچھتے ہیں کہ، ہم کیا کریں؟ ہمارے خیال دنیا پر ہیں اور عبادت بھی زبان کی ہے۔ ایسے لوگوں کو ہم کیا جواب دیں؟ اِس لئے ہمیں کان بند رکھ کر چُپ بیٹھنا پڑتا ہے۔

آپ بچّے کی مانند دین کو دور کر کے دنیا کے ساتھ کھیلتے ہیں؛ ہمیں سب روشن ہے۔

جس طرح مُرغی زمین پر سر پٹکتی ہے یوں کتنے دن تک آپ زمین پر سر پٹکتے رہیں گے؟

خدا کوئی مداری نہیں ہے کہ، رسّی ڈال کر آپ کو کھینچ لیگا۔

سونے چاندی کی انگوٹھیاں پہن کر دعا کے وقت جانا نہیں، کیونکہ، اُس میں خدا خوش نہیں۔

جو خواتین اپنے خاوند کے حق ادا کرے گی اُن کی ہی عبادت قبول ہو گی؛ جو خاوند کے حق ادا نہیں کرے گی اُس کی عبادت قبول نہیں ہو گی۔

آپ کو معلوم نہیں کہ، ایک گالی دینے میں کتنے گناہ ہیں؟ اگر معلوم ہو تو گالی نہ دیں۔

آپ مومن ہو، لیکن تھوڑی خامی ہو، تو کام نہیں آئے گا۔

امام، انسان پر آنے والے قسمتی اور قدرتی دُکھوں کو ٹالنے کے لئے کوشش نہیں کرتے۔ اگر امام اِس طرح کریں، تو پھر دوسری دنیا یہاں ہی ہو یعنی کہ، دنیا اور عاقبت یا آخرت جیسا کچھ نہ رہے۔

انسان پر اِس دنیا میں جو دُکھ آتے ہیں، اُن سے اُسے ناراض نہیں ہونا چاہیئے، بلکہ انسان کو اُس سے خوش ہونا چاہیئے؛ کیونکہ، ایسے قدرتی دُکھوں سے انسان کے گناہ دُھلتے ہیں اور روح کو گناہوں سے نجات ملتی ہے۔

ہم جب مُمبئی میں تھے تب بدخشاں کے مُکھی ہمارے پاس آئے تھے، جس کا پورا جسم سفید کوڑھ سے نہیں بلکہ سیاہ کوڑھ سے زخمی تھا اور اُس کے جسم کے سارے اعضائ بہت نازک حالت میں تھے؛ پھر بھی وہ خوش ہوتے تھے اور ہمارا احسان مان کر کہتے تھے کہ، اِس سے ہمارے گناہ دُھلتے ہیں، اور جو تکلیف مجھے اِس دنیا میں ہوتی ہے، اُس سے اگلی دنیا میں مجھے تکلیف برداشت نہیں کرنی پڑے گی۔

آپ پر جو دُکھ اور تکلیف آتی ہے، اُس کی فریاد نہیں کرنا؛ اُسے خوش ہو کر قبول کر لینا چاہیئے۔

آپ کو سمجھنا چاہیئے کہ، قسمت کے جو دُکھ اور تکالیف مقرر کیے ہوئے ہوتے ہیں، اُنہیں برداشت کرنے سے ہی روح صاف ہوتا ہے۔

مگر جو بیماریاں اور دُکھ آپ کی لاپرواہی سے آتے ہیں، اُس سے گناہ نہیں دُھلتے۔

انسان کو خداوند تعالیٰ نے عقل دی ہے لہذا اُس کا استعمال کر کے غفلت سے

آنے والی بیماریوں کا علاج کروانا چاہیئے۔ خانہ ودان۔

پچاس فیصد دُکھ قسمت کے اور قدرتی ہوتے ہیں، کہ جو دُکھ انسان کے اختیار سے باہر ہوتے ہیں اور ایسے دُکھ برداشت کرنے سے ہی انسان کا روح صاف ہوتا ہے۔ خانہ وادان۔

اعتمادی سبز علی نے ہماری ایسی خدمت کی ہے کہ، اُسے ہم نے گُزر جانے کے بعد پیر کا درجہ عنایت کیا ہے۔ دوسرے بھی اگر اِس طرح کی خدمت کریں گے تو اُنھیں بھی ایسا درجہ ملے گا۔

ہماری ۵۴ سالہ امامت کے دوران ایک ہی شخص کو ہم نے ایسا درجہ عنایت کیا ہے۔ خانہ ودان۔

اعتمادی سبز علی خدا کی رحمت کو پہنچے ہیں۔ اُن کے حق میں ہم بہت دعاءَ برکات فرماتے ہیں۔ اُن کا نام تاریخ میں ہمیشہ قائم و دائم رہے گا۔ پہلے جو داعی ہو گزرے ہیں، اُن کی طرح موجودہ جماعت میں وہ بڑے داعی تھے۔

اعتمادی سبز علی نے اپنی روحانی طاقت ہزاروں لوگوں کو نیز باہر کی قوم کو دکھائی ہے۔

اعتمادی سبز علی حقیقتی مومنین کے عَلم بردار تھے۔ دنیا میں سے وہ رحلت کر گئے ہیں، اُس سے دنیا کو بہت نقصان ہوا ہے، لیکن اُن کی اپنی روحانی کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ وہ حقیقتی خوشحالی میں گئے ہیں۔

وارث بسریا، وارث رحیم اور وارث رحیم کی والدہ نے ہماری بہت خدمت کی ہے۔ وارث رحیم نے ہماری خدمت عشق، محبّت اور دل و جان سے کی ہے، اُس

کے لئے بہت دعاؤ برکات فرماتے ہیں۔

یہ تینوں ہمیشہ ہمارے خیالات میں زندہ ہیں اور ہم ہمیشہ یاد کرتے ہیں۔ اگرچہ، یہ تینوں اِس فانی دنیا کو چھوڑ گئے ہیں تاہم وہ ہمارے دل میں حیات ہیں۔ خانہ ودان۔

امام کے پاس ایک بھائی نے عرض کی کہ، "مجھے دنیا میں رہنا اچھا نہیں لگتا۔ مجھے اصل میں واصل کریں۔" تب امام نے فرمایا:

دنیا میں رہیں، دنیا میں رہ کر مومن کے کام کریں۔ اِس دنیا میں بھی مومن اصل میں واصل ہو سکتا ہے۔ اپنے مذہب میں دنیا میں رہ کر اصل میں واصل ہونا آسان بات ہے۔ آپ بیت الخیال میں داخل ہیں؟ داخل ہوتے وقت کے حکم کے مطابق عمل کریں گے تو عشق بھی پیدا ہو گا اور سب کچھ ہو سکے گا۔ خانہ ودان۔

آپ دنیا کی لذّت چھوڑ دیں تو بہشتت میں جائیں۔

دنیا کی لذّت چھوڑ دیں گے تب ہی مشکل سے بہشت میں پہنچیں گے۔

منجی لال جی نایانی کی بیوی اور اُس کا بیٹا حُسین یہاں میلے میں آکر خدا کی رحمت میں پہنچے ہیں ایسی عرض حضور میں رکھی گئی تب فرمایا:

وہ سیدھے ہمارے حضور میں پہنچے ہیں، کیونکہ، وہ ہماری اُمید کر کے یہاں آئے تھے، اِس لئے اُن کے تمام کام ہم قبول فرماتے ہیں اور وہ ہمارے نُور میں پہنچے ہیں۔

اگر وہ دنیا میں حیات رہتے اور ہمارے حضور میں کام کرتے تو بھی اُن سے دوبارہ گناہ بھی ہوتے اور پھر معافی مانگتے؛ اِس طرح گناہ ہوتے رہتے، مگر وہ تو بے گناہ

سیدھے ہمارے حضور میں ہی پہنچے ہیں۔ اُنہیں بہت دعاؤبرکات فرماتے ہیں۔ خانہ ودان۔

ایک خاتون کی روحانی کی مہمانی میں فرمایا:

وہ خاتون ہمارے حضور میں ہے اور آپ یقین سے ماننا کہ، وہ بذاتِ خود ہمیں مہمانی کر رہی ہے اور وہ خود یہاں حاضر ہے۔ خانہ ودان۔

مومن کے لئے پہلا کام یہ ہے کہ، حیوان کی حالت کو چھوڑ دے۔ حیوان کی حالت ہے وہ بد ہے۔

فرشتہ بننا ہو تو بد نظری چھوڑ دیں۔

دس اوتار کا فلسفہ لے کر اسلامی اصول سے سمجھانا چاہیئے اور دنیا بنی اُس کے پہلے سے چلتے آئے ہوئے خدائی نُور کی سمجھ دینی چاہیئے۔

حضرت امام اسلام شاہؑ کے وقت میں پیر صدردین نے جو اصول سمجھائے تھے، اُس کے مطابق سمجھانا چاہیئے۔

وزیر صالح جیسے بہت کم لوگ ہیں۔ وہ گزر گئے ہیں، اب اُسے آپ دیکھ نہیں سکیں گے، کیونکہ، وہ نُور میں مل کر نُور ہو گئے ہیں۔ جس طرح کہ، دریا سمندر میں مل جاتا ہے۔ مرنے کے بعد ایسا ہو سکتا ہے۔ حیاتی میں نہیں ہو سکتا، لیکن حیاتی میں محنت کرنے سے مرنے کے بعد امام کے ساتھ ایک ہو سکتے ہیں۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ، ماں باپ، مال اور جان سے بھی زیادہ حضرت محمدؐ اور حضرت علیؑ کے جانشین پر آپ اپنا ایمان مضبوط رکھنا۔ حضرت محمدؐ اور حضرت علیؑ کی نسل جو بِراجمان ہے اُن پر پیار رکھیں گے تو آپ کو دنیا میں کوئی ڈر نہیں رہے گا۔ اِس ایک فرمان میں عبادت بندگی اور مذہب کی سب خوبیاں آجاتی ہیں۔

جو حقیقتی دیدار ہے وہ آپ کے دل میں ہے۔

جو مومن حقیقتی ہے اُس کے دل میں ہمارا مقام ہے۔

آپ ایسا نہ سمجھیں کہ، صاحب کُرسی پر بیٹھے ہیں، ویسا نہیں ہے۔

اچھے اعمال کرنے والے اور حقیقتی کے دل میں ہم ہیں، مگر اُس میں دو شرائط ہیں:

(۱) ایمان صاف ہو۔

(۲) اعمال اچھے ہوں۔

اُس کے دل میں ہم ہیں۔ خانہ ودان۔

جو حقیقتی سچّے مومن ہیں، وہ حیاتی تک مومن رہ کر فوت ہو جائیں تو اُن کا روح امام کے روح میں داخل ہوتا ہے، وہ بھی مرنے کے بعد ہوتا ہے۔ مگر جب تک مومن کا روح جسم میں ہے تب تک حیاتی میں وہ ایک نہیں ہو سکتا۔

جس طرح میٹھے پانی کا دریا سمندر میں مل جاتا ہے، اُسی طرح مرنے کے بعد مومن کا روح امام کے روح میں داخل ہوتا ہے، مگر حیاتی میں زمین اور آسمان جتنا دور ہے۔

مرنے کے بعد ہوا کی طرح دوسری ہوا میں مل جاتا ہے۔

جس طرح وزیر صالح ہو گئے، اُس طرح البتہ ایک روپ ہو سکتا ہے۔

وزیر صالح جیسے بہت کم لوگ ہیں۔ وہ گزر گئے ہیں، اب اُسے آپ دیکھ نہیں سکیں گے، کیونکہ، وہ نُور میں مل کر نُور ہو گئے ہیں۔

جس طرح کہ، دریا سمندر میں مل جاتا ہے۔

نیکی کر کے دوسرے کو چھُڑوانا، یہ ہزار سال بندگی کریں اُس سے زیادہ ہے۔ ہزار سال بندگی کریں اُس سے بھی یہ کام بڑا ہے۔

سو سال بندگی کریں اُس سے دوسرے روح (جیو) کو چھُڑوانا وہ زیادہ ہے۔

دنیا میں عبادت کرنے والے بہت کم ہیں۔ عبادت نہ کرنے والے سے پوچھا جائے گا۔

لوگ پیسے میں مدہوش ہو کر جماعت خانے نہیں جاتے۔

بہت سے لوگ دولت زیادہ مانگتے ہیں، مگر جماعت خانے کم جاتے ہیں۔

انصاف سے جواب دیں کہ، آپ اولاد مانگتے ہیں اور جماعت خانے سے محبّت کیوں نہیں کرتے؟

آپ دولت کو بھی عبادت سے بھی زیادہ چاہتے ہیں!

جب نفسا نفسی ہوگی تب، اولاد، دولت کچھ بھی کام نہیں آئے گی؛ عبادت کام آئے گی۔

دنیا میں اِس طرح چلیں اور ایسے کام کریں کہ، قیامت میں کالا مُنہ لے کر نہ جائیں۔

قیامت میں ایک گھنٹہ ہزار برس جیسا لگے گا۔ وہاں آپ کیا کریں گے؟ اور کیا جواب دیں گے؟

'مہادن کا رویا کچھ کام نہیں آوے۔'

خدا کا ڈر رکھیں اور آخری دم تک دوسرا حرف نہ نکلے اُس کا ڈر رکھیں۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ، اصل مقام پر پہنچے۔ دین کے کام میں غافل ہوگے

تو نہیں پہنچو گے، حیوان ہو جاؤ گے۔

دین کے لئے اولاد، جان، مال قربان کریں۔ اِس طرح چلیں گے تب الماس جیسے بنیں گے۔ اِس طرح نہیں چلیں گے تو شیشے جیسے بنیں گے۔

شیشے کو چاہے جتنا بھی صاف کریں پھر بھی، وہ الماس جیسا نہیں ہو گا۔

دو گھنٹے بیٹھ کر دین کے خیال کرنے چاہئیں۔

انسان اولاً تو پتھر تھا، پھر درخت بنا، حیوان بنا، بندر ہوا، اُس کے بعد انسان بنا۔ یہ سب اپنے اختیار میں ہے۔ یہ بات نصیب پر منحصر نہیں ہے۔

آدھی رات کو آدھا گھنٹہ فراغت سے بیٹھ کر دین کے خیال اچھی طرح کرنا، ضرور کرنا۔ حاضر جامے کا فرمان دل سے بھلا نہیں دینا۔